بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

المجاہدین فی سبیل اللہ

لِنُصرۃ دین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

★

از

خواجہ زین الدین صاحب چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

★

باھتمام

سجادہ نشین دربار عالیہ ٹبہ شریف ترگ میانوالی

اشاعت اول	جنوری ۱۹۷۷ء بمطابق صفر المظفر ۱۳۹۸ھ
تعداد	ایک ہزار
اشاعت دوم	اگست ۲۰۱۱ء بمطابق رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ
تعداد	پانچ سو

ملنے کے پتے

آستانہ عالیہ ٹبہ شریف ترگ میانوالی

جامع مسجد فیض محمدی و دار العلوم جامعہ محمدیہ زینت الاسلام ٹرسٹ
13-D-2 گلشن اقبال

برائے رابطہ: حافظ محمد اسلم چشتی امام جامع مسجد فیض محمدی گلشن اقبال کراچی



شیخ المشائخ قطب الاقطاب
حضرت خواجہ
شاہ محمد سلیمان تونسوی
رحمۃ اللہ علیہ
المعروف پیر پٹھان
کی سوانح حیات مبارکہ کی کتب ہمارے پاس
PDF فائل میں دستیاب ہیں
PDF
جس بھائی کو چاہیئے وہ ہمارے واٹس ایپ پر مفت حاصل کرسکتا ہے
مزید معلومات کیلئے ہمارے YouTube
یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں
Sulemania Chishtia Library
اس کے علاوہ دیگر تونسوی خواجگان کی سیرت
پر کتب اور اسلامی کتب بھی طلب کرسکتے ہیں۔
+92 332 1717717 خلیفہ مدنی تونسوی

جامعہ عالیہ دینیہ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ نظر

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ

فتح الدین چشتی نظامی

دینی و عصری علوم کا حسین امتزاج

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان سے الحاق شدہ

- ناظرۃ القرآن
- حفظ القرآن
- تجوید القرآن
- درسِ نظامی

تمام شعبہ جات میں

داخلہ جاری ہے

عصری علوم

جماعت اول تا بی۔ایس

(سوشل سائنسز)

جامعہ عالیہ دینیہ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ

مکھڈ شریف (اٹک)

0343-5894737, 0342-5276304

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

پیش لفظ

آج کے پُرفتن دور میں جس قدر نصرت دین کیلئے مجاہدین فی سبیل اللہ کی ضرورت ہے ہر خاص و عام اس سے بخوبی واقف ہے۔ مسلمان روز بروز دین سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ دیگر اصول دین تو در کنار ارکان خمسہ یعنی کلمہ نماز روزہ حج اور زکوٰۃ جو دین کے بنیادی ارکان ہیں انہیں سے بے رُخی اختیار کی جا رہی ہے۔ نہ تو اعمال صالح بجا لانے کا شوق ہے اور نہ علم دین حاصل کرنے اور نہ تبلیغ و تلقین کا۔ ہر طرف دنیاوی جاہ و حشمت کے حصول کیلئے تمام تر قوتیں صرف ہو رہی ہیں۔ نہ مقصد تخلیق کی خبر اور نہ معرفت الٰہی سے کچھ سروکار۔ نہ موت یاد ہے نہ منظر موت نہ قبر یاد ہے نہ حشر بعد الموت۔ دنیا کی زندگی سنوارنے میں ون رات لگے

ہوئے ہیں۔ اب وقت ہے کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہر فرد تحفظ دین کی خاطر کمر بستہ ہو جائے اور تبلیغ دین کا جو
فرض اس پر عائد ہے اسے ادا کرے۔ میرے پیر و مرشد حضرت خواجہ
زین الدین چشتی نظامی صاحب دامت برکاتہم العالیہ
نے اپنی ضعیف العمری کے سبب مختلف عوارض میں مبتلا ہونے
کے باوجود انجمن فدایان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی درخواست
پر تفسیر کتابچہ مختصر طور پر نصرت دین کی خاطر تحریر فرمایا اور ناچیز کو مختصر اضافات
اور ترتیب کی اجازت فرما کر ثواب دارین حاصل کرنے کا موقع فراہم فرمایا۔

خادم محمد زبیر چشتی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قال اللہ تعالیٰ فی القرآن الحکیم والفرقان العظیم

فالذین آمنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعوا
النور الذی انزل معہ اولئک ھم المفلحون

ترجمہ:۔ پس جو اس (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائیں
اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی اتباع کریں جو ان کے ساتھ اترا
وہی فلاح پانیوالے ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے فلاح پانے والے لوگوں کی چند نشانیاں بتائی ہیں پہلی بات تو یہ کہ وہ لوگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے والے ہوں دوسرا یہ کہ ان کی عزت کرنے والے ہوں۔ تیسرا یہ کہ ان کی مدد کرنے والے ہوں۔ اور چوتھا یہ کہ قرآن حکیم کی اتباع کرنیوالے ہوں۔

ایمان بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب بدر الدجیٰ فی کیفیۃ ایمان المرتضیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لکھی جا چکی ہے۔ اور اسی طرح تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نور الہدیٰ فی آداب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی لکھی جا چکی ہے اب نصرۃ دین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ رسالہ "المجاہدین فی سبیل اللہ لنصرۃ دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہاتھ میں ہے۔

مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں مفلحون کے گروہ کی نشانیاں ذکر فرماتے ہوئے ان کی تیسری نشانی یہ ذکر فرمائی گئی ہے کہ وہ لوگ دینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی امداد کرنے والے ہوں۔ کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امداد سے مراد آپؐ کے لائے ہوئے دین کی امداد ہے۔ جس نے بھی اللہ اور اس کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا اس کے لئے یہ بات ضروری ہوگئی کہ وہ دینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی امداد ہر ممکن طریقے سے کرے۔ اوّل تو یہ کہ خود کو اسلامی ڈھانچے میں ڈھالے اور خود اصولِ دین پر کاربند رہتے ہوئے اپنے عزیز واقارب دوست واحباب و دیگر لوگوں تک دینی احکامات حتی المقدور پہنچاتا رہے۔ جہاں تک اس سے ممکن ہو۔ اور اگر اس کام کی انجام دہی میں کسی مشکل کا سامنا پڑے تو صبر و استقلال سے کام لے۔ اس مقصد عظیم کی خاطر اگر مال و دولت بھی خرچ کرنی پڑے تو اس سے بھی دریغ نہ کرے حتیٰ کہ اپنی جان بھی اگر دینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کرنی پڑے تو بخوشی پیش کردے تب تو وہ مجاہدین فی سبیل اللہ لنصرۃ دینِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے گروہ میں شامل ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب کا صدقہ کل روز قیامت فلاح نصیب کردے گا۔

نصرت خداوندی کن لوگوں کیساتھ ہے؟

اللہ جل جلالہٗ کا ارشاد ہے۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ

ترجمہ: اے ایمان والو اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور تمہارے قدم جمادے گا۔

معلوم ہوا کہ نصرت خداوندی ان لوگوں کے ساتھ ہوا کرتی ہے جو اللہ کے دین پر خود کاربند رہتے ہوتے ہر ممکن طریقہ سے دین اسلام کی امداد کرتے ہیں۔ آج ہم نے دین سے بے رغبتی اختیار کر لی تو رب جلیل کی نصرت وتائید سے محروم ہو گئے ہیں۔

آج مسلمان جہاں کہیں ہیں وہ مغلوب نظر آتے ہیں ایک وقت تھا کہ غیر مسلم مسلمانوں کے نام سے بھی گھبراتے تھے مگر آج ہمارا رعب اور دبدبہ ان کے دلوں سے نکل چکا ہے کیونکہ ہم نے اسلامی تعلیمات سے بے رخی اختیار کر لی ہے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر (اقبال)

صحابہ کرام اور نصرت دین

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے نصرت دین کی جو اعلیٰ مثالیں قائم کی ہیں ان سے تاریخ بھری پڑی ہے۔ صرف مثال کے طور پر چند واقعات پیش کئے دیتا ہوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ خدا کی قسم اگر ایک رسی بھی تمہارے مال میں سے زکواۃ نکلتی ہو گی۔ اور تم ادا نہیں کرو گے تو میں جنگ کر دوں گا۔ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے

یہ حال دیکھا تو عرض کیا یا امیر المومنین الفت اور محبت سے کام لیجئے اور نرمی اختیار کیجئے اس پر آپ نے فرمایا اے عمر تو جبار ہے جاہلیت میں (یعنی اسلام سے پہلے) اور ضعیف ہے اسلام میں، وحی بند ہو چکی ہے دین مکمل ہو چکا ہے کیا دین میں نقص آئے اور میں (ابوبکرؓ) زندہ رہوں یہ نہیں ہو سکتا یہ ہے نصرت دین کا اعلیٰ ترین مقام۔ جس پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فائز تھے دین کی خاطر گھر کا سارے کا سارا سامان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر نچھاور کر دیا۔ جبکہ عمر فاروق نے گھر کا آدھا مال پیش فرما دیا۔ صدیقؓ نے گھر میں سوئی بھی نہ چھوڑی تھی۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا صدیقؓ بچوں کے لئے کیا چھوڑا اس پر جو جواب عرض کیا۔ اس کو شاعر نے ان الفاظ میں قلمبند کیا ہے۔

پروانے کو شمع تو بلبل کو پھول بس

صدیق کو خدا اور خدا کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بس

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے وہ نفع دیا جو کسی کے مال نے نہ دیا تو عرض کی ھل انا و مالی لک یا رسول اللہ یعنی میری جان و مال کا مالک حضورؐ کے سوا کون ہے۔ ؟ یہ ہے نصرت دین کی سچی مثال یہی نہیں کہ صرف مال ہی کی قربانی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کی بلکہ جان کی بھی بازی لگا دی محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کاندھے پر سوار ہیں اور تین میل کی مسلسل پہاڑی طے کر کے غار میں جا پہنچے۔ غار کی صفائی کی محبوب خدا احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم گود میں آرام فرما ہیں۔ عشق و محبت کی منزل۔

طے ہو رہی ہے سارے خطرناک سوراخ کپڑے سے بند کئے جا رہے ہیں مگر کپڑا کبھی جواب دے گیا ایک سوراخ رہ گیا ایڑی دبالی۔ سانپ نے ڈسا زہر پھیلا۔ مگر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں کہ بدن کو جنبش نہیں آ رہی کہ کہیں آقا کے آرام میں خلل نہ آ جائے۔ اپنی جان کی پرواہ نہیں۔ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فکر ہے گویا کہ النبی اولی بالمومنین من انفسھم کی زندہ تصویر بنے ہوئے ہیں۔ تمام ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ پر مال و جان سے فدا تھے اور اکثر باتوں میں عرض کیا کرتے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ جب لڑائی کے موقع پر دشمن آپ کی طرف تیر برساتے تو عاشقان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سینہ تان کر ان تیروں کو اپنے سینوں پر روک لیتے مگر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر آنچ نہ آنے دیتے۔ تیر تو تیر صحابہ کرام کو تو یہ کبھی گوارہ نہیں تھا کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کانٹا بھی چبھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کئی بار دربار نبوت میں لاکھوں کا مال پیش کیا۔ ایک دفعہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دئے ہوئے مال کو آپ اپنی گود میں لے کر اچھال رہے تھے اور فرما رہے تھے عثمان آج کے بعد خدا انہیں نہیں پوچھے گا آپ نے دو دفعہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی دین کی خاطر جان تک کی پرواہ نہ کی۔ ہجرت کی رات اپنی جان کو ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھتے ہوئے بستر مصطفےٰ پر آرام فرما ہو گئے اور ثابت کر دکھایا کہ ایمان کی تکمیل اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جان اپنی جان سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے۔ غرض صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے مال اولاد اور جان

سے نصرتِ دین کا عملی ثبوت پیش کیا۔

جس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا کَثِیْرَةً ؕ وَ اللّٰہُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ ۪ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

ترجمہ:۔ کون ہے ایسا شخص جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے اچھی طرح قرض دینا پھر اللہ تعالیٰ اس کو بڑھا کر بہت زیادہ کر دے کہ اللہ تعالیٰ ہی تنگی اور فراخی کرتے ہیں۔ اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

(بقرہ ع ۳۲)

حضرت ابوالدحداح انصاریؓ اس آیت مبارکہ کے نازل ہونے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا چھ سو کھجوروں کے درخت والا باغ اللہ کی رضا کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کر دیا۔

نیکی کا اعلیٰ درجہ

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝

ترجمہ:۔ اے مسلمانو! نیکی (کے اعلیٰ درجہ) کو حاصل نہ کر سکو گے یہاں تک کہ اس چیز کو خرچ نہ کرو جو تم کو خوب محبوب ہو۔

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ

اور مجھے اپنی ساری چیزوں میں بیر حا رباغ سب سے زیادہ محبوب ہے میں اس کو اللہ کے لئے صدقہ کرتا ہوں۔ آپ جہاں مناسب سمجھیں اس کو خرچ فرمائیں۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ واہ واہ بہت ہی نفع کا مال ہے۔ میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اس کو رشتہ داروں میں تقسیم کردو۔ لہٰذا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس باغ کو اپنے چچازاد بھائیوں اور رشتہ داروں میں بانٹ دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نیکیوں میں سبقت کرنے کے شوق کا اندازہ لگائیں کہ کس قدر شوق آخرت تھا مگر آج کا مسلمان الا ماشاء اللہ آخرت کے بجائے دنیا پر فریفتہ ہے۔ حالانکہ مومن کا اصل سرمایہ آخرت ہی کا ہے آج دنیاوی مقصد کے لئے اور عیش و عشرت میں لاکھوں روپیہ خرچ کردیا جاتا ہے مگر نصرت دین کی خاطر خرچ کرنے سے دل ہچکچانے لگتے ہیں۔ حالانکہ ہر انسان جانتا ہے کہ آخر موت ہے۔ زندگی کی عیش تو چند روزہ ہے حقیقی عیش تو آخرت ہی کی عیش ہے۔ حدیث شریف میں ہے لاعیش الا عیش الآخرۃ یعنی آخرت کی عیش کے سوا کوئی عیش نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بہترین صدقہ یہ ہے کہ تو ایسے وقت میں خرچ کرے جب تندرست ہو بہت زمانے تک زندہ رہنے کی امید ہو۔ ایسا نہ کر کہ صدقہ کرنے کو ٹالتا رہے، یہاں تک کہ جب دم نکلنے لگے اور موت کا وقت قریب آجائے تو کہنے لگے کہ اتنا فلاں کو دیا جائے اور اتنا فلانی جگہ دیا جائے کہ اب تو فلاں کا ہو گیا۔ (درمنثور) مطلب یہ ہے کہ جب جان سے مایوسی ہو گئی اور اپنی ضرورت اور حاجت کا خوف نہ رہا تو اس وقت خرچ کرنے کا خیال آیا کہ اتنا فلاں کو دیا جائے اتنا فلاں مدرسہ میں اور اتنا فلاں مسجد میں وغیرہ وغیرہ۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ

اب تو فلاں کا ہوگیا یعنی اب تو خود ہی وارث تقسیم کرلیں گے تو کچھ کہے یا نہ کہے اب تو حلوائی کی دکان پر نانا جی کی فاتحہ والی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے کہ صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نصرت دین کی خاطر مال و جان کی پرواہ نہ کریں۔

اللہ کے راستے پر خرچ کرنے سے کچھ کمی واقع نہیں ہوتی۔ بلکہ کئی گنا بدلہ دنیا اور آخرت میں رب کریم عطا فرماتے ہیں۔ بدلہ دینے والی وہ ذات ہے جس کے پاس کمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کہیں تو ایک کا بدلہ دس گنا اور کہیں سات سو گنا ارشاد فرمایا اسی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ کہیں بے غیر حساب و کتاب اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا اور یہ خلوص نیت پر مبنی ہے جیسی نیت ویسا پھل۔

نصرت دین بذریعہ تعاون

جو لوگ خود اس مقصد عظیم کے لئے وقت نہ نکال سکیں۔ وہ ایسے لوگوں کے ساتھ تعاون کرکے یہ ثواب حاصل کرسکتے ہیں جو کہ اس مقصد کی خاطر کمربستہ ہیں۔ ارشاد ایزدی ہے۔

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى
الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

ترجمہ:۔ ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی اور تقویٰ کے کاموں میں مدد کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کام) پر مدد نہ کرو۔

لہٰذا چاہیئے کہ جو لوگ بھلائی اور تقویٰ کے کام پر گامزن ہیں۔ ان

کے ساتھ ہر ممکن طریقہ سے تعاون کیا جائے۔ اس میں مالی، جانی، لسانی، وقتی ہر قسم کی امداد شامل ہے۔

حق سبحانہٗ و تقدس کا ارشاد ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ۝

ترجمہ:۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

(پ ۱۱ ع ۴)

لہٰذا چاہیئے کہ مسلمان اس کٹھن دور میں اولیاء عظام، علماء کرام و دیگر صحیح العقیدہ لوگوں کا ساتھ دیں جو کسی نہ کسی طرح دین اسلام کی عظمت کے لئے کام میں مصروف ہیں۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

امر بالمعروف و نہی عن المنکر یعنی نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا یہ نصرت دین کا نہایت ہی اہم ترین اصول ہے مگر یہ سمجھ لیں کہ اس اہم اصول پر عملدرآمد کے لئے کچھ شرائط بھی ہیں اول تو اس کی اپنی زندگی عملی نمونہ ہو جس اچھے کام کرنے کو دوسروں کو حکم کرے خود بھی اس کا عامل ہو اور دوسرا جس برے کام سے منع کرے خود بھی اس سے دور رہے اور تیسرا یہ کہ جن امور کی تبلیغ و تلقین کرے ان کے متعلق علم بھی رکھتا ہو بے علم شخص کو تبلیغ کرنا ہرگز جائز نہیں جیسا کہ آجکل بعض بے علم لوگ تبلیغ کرتے پھرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مقدس میں ارشاد فرمایا۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ

ترجمہ تم بہترین امّت ہو کہ لوگوں کے لئے نکالے گئے ہو
تم نیک کام کا حکم کرتے ہو اور بُرے کام سے منع کرتے ہو۔ اور
اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

معلوم ہوا کہ ہر وہ انسان جو کہ امّتِ محمدّیہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا فرد ہے اس پر یہ ضروری ہے کہ دوسروں تک نیکی کی بات پہنچائے اور برائی کی بات سے منع کرے کیونکہ یہ کام اس امّت کا طرّہ امتیاز ہے اور بہترین امّت ہونے کی علامت میں سے ہے۔ بلکہ علامات ایمان میں سے ہے۔ جیسا کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی ناجائز امر کو ہوتے دیکھے اگر اس پر قدرت ہو کہ اس کو ہاتھ سے بند کر سکے تو بند کر دے۔ اگر اتنی قدرت نہ ہو تو زبان سے روک دے اگر اتنی بھی قدرت نہ ہو تو دل سے اس کو بُرا سمجھے اور یہ (یعنی دل سے بُرا سمجھنا اور زبان اور ہاتھ سے نہ روکنا) ایمان کا بہت ہی کم درجہ ہے۔ (مسلم، ترمذی)

ایک اور حدیث میں اس طرح وارد ہوا ہے کہ جو شخص دل سے بُرا سمجھے وہ بھی مومن ہے مگر اس سے کم درجہ ایمان کا نہیں۔

ایمان کی کسوٹی

یہ حدیث گویا ایمان کی کسوٹی ہے۔ ہمیں اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھنا چاہیئے کہ آج اس حدیث کے مطابق ہمارا ایمان کس درجہ میں ہے۔ کیا

ہم برائی کو ہاتھ سے روک دیتے ہیں یا دل سے برا سمجھتے ہیں یا الٹا برائی کی جگہ تماشائی بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں یا خود اس برائی میں شامل ہو جاتے ہیں؟ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اٹھا کر ارشاد فرمایا کہ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو اور ظالموں کو ظلم سے روکتے رہو اور حق بات کیطرف کھینچ کر لاتے رہو۔ ورنہ تمہارے قلوب بھی اسی طرح خلط کر دیئے جائیں گے جسطرح ان لوگوں کے کر دیئے گئے اور اسی طرح تم لوگوں پر بھی لعنت ہو گی جس طرح ان پر یعنی بنی اسرائیل پر لعنت ہوئی۔

عذاب الٰہی کا ایک سبب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر کسی جماعت اور قوم میں کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ جماعت و قوم باوجود قدرت کے اس شخص کو اس گناہ سے نہیں روکتی تو ان پر مرنے سے پہلے دنیا ہی میں اللہ تعالٰے کا عذاب مسلط ہو جاتا ہے۔ (راوہ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

آج ہماری تباہی و بربادی کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ ہم نے ایک اہم فریضہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ اگر ذاتی نافرمانی کوئی بیٹا یا بیٹی بیوی یا نوکر کر بیٹھتے ہیں تو ہم پر پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے مگر رب العالمین کی نافرمانی کھلے عام ہوتے دیکھتے ہیں مگر نہ تو ماتھے پر شکن آتا ہے اور نہ کان پر جوں رینگتی ہے۔

آج دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکار پکار کر ہم سے مدد چاہ رہا ہے

اے کاش ہمارے دلوں میں محبّتِ دین موجزن ہوجاتی تو آج اسلام کے دشمن اپنے کیفرِ کردار کو پہنچ چکے ہوتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلّم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔

قَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللہَ تَعَالیٰ یَقُوْلُ لَکُمْ مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ قَبْلِ اَنْ تَدْعُوْا فَلَا اُجِیْبَ لَکُمْ وَتَسْاَلُوْنِیْ فَلَا اُعْطِیْکُمْ وَتَسْتَنْصِرُوْنِیْ فَلَا اَنْصُرُکُمْ فَمَا زَادَ عَلَیْهِنَّ حَتّٰی نَزَلَ (ابن ماجہ و ابن حبان)

لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ امر بالمعروف (یعنی نیکی کا حکم) اور نہی عن المنکر (برائی سے منع) کرتے رہو۔ مبادا وہ وقت آجائے کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ ہو۔ تم سوال کرو اور سوال پورا نہ کیا جائے۔ تم اپنے دشمنوں کے خلاف مجھ سے مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔"

یہ کلماتِ طیّبات حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمائے اور ممبر سے نیچے تشریف لے آئے۔

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا۔

ما اعمال البرّ عند الجهاد فی سبیل اللہ

الا کنفثة فی بحر لجیّ وما جمیع اعمال البر

وَالجہاد فی سبیل اللّٰہ عند الامر بالمعروف
والنہی عن المنکر الا کنفثۃ فی بحرٍ لجّی۔

ترجمہ:۔ جہاد کے مقابلے میں نیک کام ایسے ہیں جیسے
ایک بحرِ ذخّار کے مقابلے میں ایک ذرا سا چھینٹا۔ اور تمام
اچھے کام بمعہ جہاد فی سبیل اللہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کے مقابلے میں ایسے ہیں جیسے سمندر کے مقابلے میں ذرا سا چھینٹا
اللہ اللہ کس قدر اجر و ثواب چند منٹوں میں حاصل کیا جا سکتا ہے
کسی کو برائی سے منع کر دینا یا نیکی کی بات بتا دینا کتنے بڑے ثواب کا موجب ہے
اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو یہ شوق دے۔

مگر یاد رکھیں کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر اسی وقت ممکن ہے جب کہ
آدمی کو کچھ دینی بصیرت حاصل ہو۔ بے علم اور جاہل آدمی تبلیغ دین یا امر بالمعروف
و نہی عن المنکر جیسا اہم فریضہ کیسے ادا کر سکتا ہے۔ افسوس تو اس بات کا ہے
کہ آج ہمیں الا ماشاء اللہ علم سیکھنے کا ہی شوق نہیں ہے حالانکہ دنیاوی
زندگی کے لئے مشکل سے مشکل مراحل طے کر لئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علم سیکھنے
اور سکھانے کا شوق دے۔ آمین۔

فضیلتِ علم

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔
طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اور فرمایا

اُطْلُبُ الْعِلْمَ وَلَوْ کَانَ بِالصِّیْن

علم حاصل کرو خواہ چین تک جانا پڑے یعنی اگر دور دراز کا سفر حصول علم کے لئے کرنا پڑے تو بھی کیا جائے اور علم دین ضرور حاصل کیا جائے

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص طلب علم کے لئے سفر اختیار کرے۔ اللہ اس کو بہشت کے راستہ پر چلاتا ہے اور فرشتے طالب علم (دین) کے لئے اپنے پروں کا اس پر سایہ ڈالتے ہیں۔ اور عالم کے لئے ہر وہ چیز جو آسمانوں کے اندر ہے (جیسے فرشتے) اور جو زمین پر ہے (انسان، جن، حیوانات وغیرہ تمام مخلوقات) استغفار کرتی ہے۔ اور مچھلیاں بھی پانی کے اندر مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی کہ چودھویں رات کا چاند ستاروں پر فضیلت رکھتا ہے۔ اور عالم پیغمبروں کے وارث و جانشین ہیں۔ اور انبیاء علیہم السلام کا ورثہ دینار اور درہم نہیں بلکہ ان کا ورثہ علم ہے جس کا وارث عالم کو بنایا ہے۔ پس جس شخص نے علم حاصل کیا اس نے کامل حصہ پایا۔

(احمد۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فقیہ (عالم دین) زیادہ سخت ہے شیطان پر ہزار عابدوں سے (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ علم سعادت مندوں کو نصیب ہوتا ہے اور شقی لوگ اس سے محروم رہتے ہیں۔

نصرۃ دین بذریعہ درس دین

حضرت حسن بصری رحؒ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی اسرائیل کے دو شخصوں کا حال پوچھا گیا۔ جن میں سے ایک تو عالم تھا جو فرض نماز پڑھتا تھا اور پھر بیٹھ کر لوگوں کو علم سکھاتا تھا ۔ اور دن کو روزہ رکھتا اور ساری رات عبادت کرتا تھا آپ رصلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ان میں سے کون افضل ہے آپ رصلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ اس عالم کو جو فرض نماز پڑھتا اور لوگوں کو علم سکھاتا ہے اس عابد پر جو دن کو روزہ رکھتا اور رات کو عبادت کرتا تھا ایسی ہی فضیلت ہے جیسی کہ میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ آدمی پر ۔ ر دارمی ۔ مشکوۃ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کو اس کے جن عمل یا نیکیوں سے بعد مرنے کے ثواب پہنچتا ہے اس میں ایک تو علم ہے جس کو اس نے سیکھا اور رواج دیا تھا ریعنی دوسروں کو سکھایا) اور دوسرے نیک اولاد ہے جس کو اپنے بعد چھوڑا ہے اور تیسرے قرآن ہے جو وارثوں کے لئے چھوڑا ہے ۔ چوتھے مسجد ہے جس کو اپنی زندگی میں بنایا ہو ۔ پانچویں سرائے یا مسافر خانہ ہے جس کو اس نے تعمیر کیا ہو، چھٹے نہر ہے جس کو اس نے جاری کیا ہو ساتویں وہ خیرات ہے جس کو اس نے اپنی صحت اور زندگی میں اپنے مال سے نکالا ہو۔ ان تمام چیزوں کا ثواب اس کے مرنے کے بعد پہنچتا ہے را بن ماجہ، بیہقی، مشکواۃ)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں رات کو تھوڑی دیر درس و تدریس دینا رات بھر عبادت کرنے سے بہتر ہے (دارمی)

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میری امت کو فائدہ پہنچانے کے لئے چالیس حدیثیں امرِ دین کی یاد کرے اللہ اسکو قیامت میں فقیہہ اٹھائے گا اور قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ میں ہوں گا (بیہقی)

اور فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے اور فرمایا کہ اللہ سخاوت کرنیوالوں میں سب سے زیادہ سخی ہے اور پھر آدم کی اولاد میں سب سے بڑا سخی میں ہوں۔ اور میرے بعد سب سے زیادہ سخی وہ شخص ہوگا جس نے علم کو سیکھا اور پھیلایا۔ (بیہقی)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عالم عابد پر ایسی فضیلت رکھتا ہے جیسا کہ میں تم سے ادنیٰ آدمی پر فضیلت رکھتا ہوں۔ (مشکوٰۃ)

یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "عالم کا سونا جاہل کی نماز سے بہتر ہے"

حقیقت یہ ہے کہ دین کے علم سے بے تعلق ہونا نہایت ہی بدبختی کی علامت ہے۔ سعادت مند آدمی اس سے کبھی محروم نہیں رہتا۔ کم از کم اتنا علم تو ہر شخص کو حاصل کرنا چاہیئے جس سے فرائض کی تکمیل ہو سکے اور روزمرّہ کے معاملات شریعت مطہرہ کے مطابق سرانجام ہو سکیں۔ اور حلال اور حرام جائز و ناجائز کا پتہ چل سکے بے علم انسان تو اندھے کی مانند ہے۔ یا پھر علم تو حاصل ہو مگر اس پر عمل نہ ہو۔

یا وہ علم صرف زندگی دنیاوی کی بسر اوقات کیلئے استعمال ہو رہا ہو اور آخرت کے انجام سے نڈر ہو تو ایسا علم بھی بے سود ہے۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں:۔

علم اینست کہ راہِ حق نہ نماید جہالت است

یعنی جو علم حق کی راہ نہ دکھائے جہالت ہے۔

علم تو وہ ہے جس سے آدمی اپنی حقیقت کو پہچانے اور رب تعالیٰ کی معرفت حاصل کرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ یعنی جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایسا علم عطا کرے جو معرفت الٰہی کا سبب ہو۔ آمین۔ اس رسالہ میں نصرتِ دین کی چند صورتیں بالکل مختصر طور پر عرض کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلّم کے صدقہ جلیلہ سے اس حقیر سعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔ اور مسلمانوں کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ خود کو اسلامی سانچے میں ڈھالیں۔ اور ہر ممکن طریقہ سے دینِ اسلام کی خدمت میں مصروف رہیں۔ اور اس مقصدِ عظیم کیلئے ایک دوسرے کے ساتھ مالی جانی اور لسانی تعاون کریں۔ جماعت

فدایانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کے لئے یہ مختصر رسالہ سپرد قلم

کیا گیا ہے اسی جذبہ کے تحت عمل میں آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رب العالمین بحرمت رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلّم اس جماعت کو اپنے نیک مقاصد میں کامیاب و کامران فرمائے۔ آمین

انتباہ

جملہ اراکین و معاونین جماعت کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں چند باتوں کا خاص طور پر بہت لحاظ رکھیں۔

۱-۱ خلاص نیت ہر کام میں مدِ نظر رکھیں۔ بغیر اخلاص کے کوئی عمل قابل قبول نہیں بلکہ وبال ہے۔ نصرت دین کی خاطر کیے جانے والے ہر عمل کا مقصد رضائے الٰہی ہو۔ دوسرا یہ کہ ہر موقعہ پر آداب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص خیال رکھیں۔ خاص طور پر درس قرآن یا حدیث کا بیان ہو ہمہ تن متوجہ ہو کر بیٹھیں کیونکہ کبھی کبھی ایسی مبارک محفلوں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری واقعات سے ثابت ہے۔ جیسا کہ در ثمین میں حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ میں نے قرآن مجید ایک قاری زاہد سے حفظ کیا۔ جو کہ جنگل میں رہتے تھے۔ ایکبار ہم قرآن مجید پڑھ رہے تھے

یکایک چند آدمی عربی لباس والے بمعہ اپنے سردار کے تشریف لائے۔ قاری کا قرآن مجید سنا اور سردار نے قاری کو مخاطب کر کے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر برکت نازل کرے۔ تو نے حق قرآن ادا کیا۔ یہ کہہ کر وہ قدوسیوں کی جماعت چلی گئی۔ ان کے بعد ایک اور آدمی عربی وضع کا آیا اور کہنے لگا کہ کل رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ہم فلاں جنگل میں فلاں قاری کا قرآن مجید سننے جائیں گے۔ جب انہوں نے یہ بات کہی تو ہم نے جان لیا کہ وہ سردار حضور نبی کریم صلی اللہ وسلم تھے اور میں نے اپنی آنکھوں سے آپ کو دیکھا۔

وصلی اللہ علیٰ مقدار حسنہ وجمالہ واصحابہ اجمعین

یہ بات کرم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بعید نہیں۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت حالت بیداری میں بہتر دفعہ کی۔ انتباہ الاذکیا میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یسیر و حیث یشا یعنی جہاں چاہیں وہاں سیر کر سکتے ہیں۔ میں نے اپنی کتاب نجم الهدانی الحیات المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس مسئلہ میں پوری تحقیق سے ذکر کیا ہے۔

آخر میں عرض ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا لحاظ رکھتے ہوئے آپ کے ادنیٰ غلام بن کر تبلیغ دین کا کام جاری رکھیں نہ کہ مثل بن کر۔

حدیث شریف میں ہے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ میری امت کے عالم بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح ہیں۔ اس ارشاد کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اس امت کے علماء حق ایک صفت میں انبیاء بنی اسرائیل کی طرح ہیں یعنی حفاظت دین کی خاطر حق نیابت ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ نبوت ختم ہو چکی ہے اور نبوت کا کام نیابت

تک چلتا رہے گا۔ اور یہ اہم کام اولیاء و علماء امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ ہے۔ علماء ظاہری اصلاح اور اولیاء باطنی اصلاح کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور سچی محبت نصیب کرے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

عفی عنہ

خواجہ زین الدین چشتی

زیب سجادہ

آستانہ عالیہ چشتیہ

ٹھہ ترگ شریف

ضلع میانوالی

PDF BY

طالب دعا

خلیفہ مدنی تونسوی تونسہ شریف ضلع

ڈیرہ غازی خان

+923321717717